قرن اول میں اسرائیلیات کا فروغ

جز الثاني

مرویات ھمام بن منبة

از

ابو شہر یار

٢٠٢٠

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ...3

ملک الموت کی آنکھ 9

ہم انسان کو اپنے عکس צֶ֫לֶם پر بنائیں گے...23

قد آدم 33

بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

جزیرہ العرب میں موجود بہت سے نصرانی اور یہودی مسلمان ہوئے أور إن لوگوں نے احادیث پر صحائف لکھے- ان میں ایک نو مسلم هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلِ بْنِ سَيْجٍ الصَّنْعَانِيِّ تھے جو مدینہ پہنچے اور اور ان کی نظر انتخاب صرف ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ پر پڑی جبکہ اصحاب رسول کی کثیر تعداد وہاں موجود تھی - ہمام بن منبہ نے صرف ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ کو اپنا شیخ بنایا اور اسی اور صحابی کو پسند نہ کیا کہ ان کی مجلس میں جا کر بیٹھتے اور علم حاصل کرتے - ہمام بن منبہ یمن سے مدینہ پہنچے تھے جو یہود کا گڑھ تھا - ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سابقہ نصرانی تھے جو قبیلہ ازد تھے - یہ قبیلہ عمان میں آباد تھا –

ہمام نے ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے ١٤٠ روایات لیں اور ان کو ایک ہی سند سے روایت کیا – لیکن ان روایات میں اپنی باتیں بھی شامل کر دیں - ہمام کا اصل مسودہ یا نسخہ بقول امام احمد اسی وجہ سے معدوم ہوا کہ لوگ یہ تمیز ہی نہیں کر پائے کیا قول نبی ہے اور کیا ان کا اپنا قول ہے –

ہمام سوڈان گئے وہاں معمر بن راشد ملے اور ان کو روایت سنائیں اس کے بعد حجاز میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی فوج نے ہمام کو پکڑا اور یہ عباسیوں کے خروج تک زندہ تھے سن ۱۳۲ هجري میں فوت ہوئے – الذھبی کے مطابق ممکن ہے سو سال انکی زندگی ہو –

كتاب التَّكْميل في الجَرْح والتَّعْدِيل ومَعْرِفة الثِّقَات والضُّعفاء والمجَاهِيل از ابن کثیر کے مطابق

قال أحمد أيضاً: روى عنه أخوه وَهْب، وكان رجلاً يغزو، وكان يشتري الكتب لأخيه وهب، فجالس أبا هريرة بالمدينة فسمع منه أحاديث، وكان قد أدرك المُسَوِّدة وسقط حاجباه، وهي نحو أربعين ومائة حديث بإسناد واحدٍ، ولكنَّها مُقَطَّعة في الكُتُب ففيها أشياء ليست في الأحاديث.

اور احمد نے یہ بھی کہا : ان (ہمام) سے انکے بھائی وھب بن منبہ نے روایت لی اور یہ جہاد کرتے تھے اور یہ کتابیں خریدتے اپنے بھائی وھب کے لئے ، مدینہ میں ابو ہریرہ کے پاس بیٹھے ان سے احادیث سنیں اور انہوں نے المسودہ (بنو ہاشم کے ہمدرد جنہوں نے بنو امیہ کا تختہ الٹا) کو پایا اور ان (کی آنکھ پر) حجاب آیا (بینائی جاتی رہی) اور یہ ۱۴۰ احادیث ایک سی سند سے روایت کرتے لیکن ان کی کتب کٹ گئیں (معدوم ہوئیں) کیونکہ ان میں ایسی چیزیں تھیں جو احادیث نہیں تھیں [1]

---

1 امام احمد کے نزدیک سب روایات صحیح نہیں ہیں البتہ امام احمد نے مسند میں ۸۱۱۵ سے ہمام کی روایات لکھ دی ہیں اور سند دی ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی ہمام نہ صرف اتنے بڑے تھے کہ یمن سے سفر کر کے مدینہ پہنچے بلکہ ابو ہریرہ المتوفي ٥٧ هجري سے ١٤٠ حدیثیں سنیں اور لکھیں پھر سوڈان گئے وہاں معمر بن راشد کو روایات سنائیں پھر زندہ رہے اور ابن زبیر کا دور بھی دیکھا یہاں تک کہ بنو امیہ کا دور دیکھا عباسیوں کا خروج دیکھا- اتنے طویل عرصے تک یہ زندہ رہے جو خود کسی معجزے سے کم نہیں إمام بخاري کہتے ہیں علی المدینی کہتے کہ ہمام ۱۳۲ ہجری میں فوت ہوئے یعنی ابو ہریرہ کی بھی وفات کے بعد ۷۵ سال زندہ رہے لیکن ہمام کی کتابیں باقی نہیں رہیں کیونکہ انہوں نے ان میں احادیث کے ساتھ اور باتیں بھی شامل کر دیں

ہمام ہر کسی کو جس طرح استاد نہیں بناتے تھے اسی طرح ہر کسی کو شاگرد بھی نہیں بناتے تھے – تمام زندگی انہوں نے اپنا احادیث کا مجموعہ لوگوں سے چھپایا اور محض چار لوگوں پر اس کو اشکار کیا ہے - ان سے صرف ان کے بھائی وھب بن منبہ صَاحِبُ القَصَصِ ، ان کے بھتیجے عَقِيْلُ بنُ مَعْقِلٍ اور معمر بن راشد اور ایک یمنی عَلِيٌّ بنُ الحَسَنِ بنِ أَنَسٍ الصَّنْعَانِيُّ روایت کرتے ہیں –

الذھبی سیر الآعلام النبلاء میں کہتے ہیں وَمَا رَأَينَا مَنْ رَوَى الصَّحِيْفَةَ عَنْ هَمَّامٍ إِلاَّ مَعْمَرٌ اور ہم نہیں دیکھتے کہ اس الصَّحِيْفَةَ کو ہمام سے کوئی روایت کرتا ہو سوائے معمر کے- امام احمد کے مطابق معمر نے یہ صحیفہ سوڈان میں سنا- معمر خود کوفی ہیں وہاں سے یمن گئے اور پھر

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہمام نے کہا یہ ہے وہ جو ابو ہریرہ نے ہم سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سوڈان – سوڈان علم حدیث کے لئے کوئی مشھور مقام نہ تھا-انے والے محدثین نے ان روایات کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہے-

یاد رہے کہ عصر حاضر میں انڈیا کے ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیق کے بعد دعوی کیا گیا ہے کہ صحیفہ ہمام بن منبہ مل گیا ہے جو مسند احمد میں ہے- دوسری طرف مسند کے مولف امام احمد کا خود کہنا ہے کہ یہ صحیفہ معدوم ہوا کیونکہ ہمام نے اس میں اپنی باتیں شامل کیں

ہمام بن منبہ کی روایت رد بھی کی گئی ہے - سنن ابو داود ٤٥٩٤ میں ہے

.حدَّثنا محمدُ بنُ المتوكل العسقلانيُّ، حدَّثنا عبدُ الرزاق

وحدَّثنا جعفرُ بنُ مسافر التِّنِّيسيُّ، حدَّثنا زيدُ بن المبارك، حدَّثنا عبدُ الملك الصنعانيُّ، كلاهما عن معمر، عن همَّام بن مُنبِّه

عن أبي هريرة، قال: قال رسولُ الله - صلَّى الله عليه وسلم -: "النارُ جُبَارٌ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ - صلَّى الله عليه وسلم نے فرمایا آگ باطل ہے

عون المعبود میں ہے

هِيَ النَّار يُوقِدهَا الرَّجُل فِي مِلْكه لِغَرَض لَهُ فِيهَا , فَتُطَيِّرهَا الرِّيح فَتُشْعِلهَا فِي مَال أَوْ مَتَاع لِغَيْرِهِ .بِحَيْثُ لَا يَمْلِك رَدّهَا فَيَكُون هَدَرًا

یعنی کسی نے اپنی زمین پر آگ جلائی اور وہ وہاں سے اڑ کر کسی کے گھر یا سامان میں لگ گئی تو جلا نے والے پر کوئی تاوان نہ ہو گا۔

السنن الصغير للبيهقي میں ہے کہ معمر نے کہا یہ وہم ہے - امام احمد نے کہا یہ حدیث کوئی چیز نہیں ، صحیح نہیں - احمد نے کہا اہل یمن اگ کو نیر لکھتے ہیں پس یہ تَصْحِيفٌ ہوئی

وَأَمَّا الَّذِي فِي صَحِيفَةِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «النَّارُ جُبَارٌ» فَقَدْ قَالَ مَعْمَرٌ: «لَا أُرَاهُ إِلَّا وَهْمًا»، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: هَذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ فِي الْكُتُبِ بَاطِلٌ وَلَيْسَ بِصَحِيحٍ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: «أَهْلُ الْيَمَنِ يَكْتُبُونَ النَّارَ النِّيرَ، وَيَكْتُبُونَ الْبِيرَ» يَعْنِي مِثْلَ ذَلِكَ، فَهُوَ تَصْحِيفٌ

بہر حال ہمام کی روایت کو مطلق متن پر رد کر دیا گیا

کتاب الفوائد المعللة میں امام أبي زرعة الدمشقي کہتے ہیں

وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَهُمْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ النَّارُ جبار يَعْنِي حَدِيثَهُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ همام عن أبي هريرة وتلكما الأَحَادِيثُ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ

اور میں نے امام احمد کو سنا کہا وہ حدیث جو عبد الرزاق روایت کرتا ہے النار جبار یعنی حدیث جو معمر عن ہمام بن منبہ عن ابو ہریرہ کی سند سے ہے اور ایسی احادیث ان کا اصل نہیں ہے

ابن عدی الکامل میں کہتے ہیں

وقال ابن حنبل ليس هذا الحديث فِي كتب عَبد الرَّزَّاق قوله النار جبار يعني عن معمر عن همام، عَن أَبِي هريرة.

اور ابن حنبل نے کہا یہ حدیث عبد الرزاق کی کتب میں نہیں تھی ان کا قول النار جبار یعنی جو عن معمر عن همام، عَن أَبِي هريرة کی سند ہے

اگرچہ متاخرین محدثین کے نزدیک مثلا امام حاکم اور ابن حجر کے مطابق ہمام بن منبہ عن ابو ہریرہ کی سند سلسلہ الذھب ہے لیکن اس کے بر خلاف محدثین ان پر تنقید بھی کرتے تھے

ملک الموت کی آنکھ

کیا فرشتوں کے اجسام بھی زخمی ہو جاتے ہیں ؟ قرآن میں اس پر کوئی نص نہیں ہے البتہ معلوم ہے کہ فرشتے جنگوں میں شریک ہوئے ہیں اور ان کے زخمی ہونے کی کوئی خبر نہیں ہے – لہذا یہی سمجھا جائے گا کہ فرشتے نہ تو مقتل میں شہید ہوتے ہیں نہ زخمی ہوتے ہیں – اہل کتاب میں اس کے برعکس بیان کیا جاتا ہے کہ فرشتے آپس میں قتال بھی کرتے ہیں مثلا اللہ کے حامی فرشتے ، شیطان (جو یہود کے مطابق ایک فرشتہ ہے) کے ساتھ ھبوط ہو جانے والے فرشتوں

FALLEN ANGELS

سے قتال کرتے ہیں - ھبوط شدہ فرشتے قتل بھی ہوتے ہیں – اب جب یہودیوں کے ہاں فرشتے مر بھی جاتے ہیں ، زخمی بھی ہو جاتے ہیں تو ظاہر ہے وہ اگر بیان کریں کہ نبی نے فرشتہ کی آنکھ پھوڑ دی یا زخمی کر کے نکال دی تو یہ یہودی روایات کے عین مطابق ہے لیکن قرانی تعلیمات کے تحت معلوم نہیں ہے – اس حوالے سے ایک روایت کتب حدیث میں موجود ہے جو بحث طلب ہے -

صحیح مسلم میں ہے

جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ لَهُ: أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا

ملک الموت موسی کے پاس پہنچا اور کہا اپنے رب کو جواب دو- پس موسی نے تھپڑ مارا اور ملک الموت کی آنکھ نکل آئی

یہاں پر واضح ہے کہ اپنے رب کو جواب دو سے موسی سمجھ گئے ہوں گے کہ کیا کہا جا رہا ہے-اس روایت کو ابو ہریرہ سے یہ لوگ نقل کرتے ہیں

اول همام بن منبه

دوم عمار بن ابی عمار (راوی ضعیف ہے متن میں ایک دوسری نکارت ہے)

سوم أبي يونس سُليم ابن جبیر (ان کا سماع ابو ہریرہ رضی عنه سے ثابت نہیں ہے)

چہارم طاووس بن کیسان (ان کا سماع ابو ہریرہ رضی عنه سے ثابت نہیں ہے)

یہ روایت هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلِ بْنِ سَيْجٍ الصَّنْعَانِيِّ کی سند سے ہے جو یمنی تھے اور ۱۴۰ احادیث ابو ہریرہ سے انہوں نے روایت کی ہیں-ان کی روایات کا محور موسی علیه السلام ہوتے ہیں اور ان کے غیر معروف فضائل بیان کرتے ہیں جو باقی اصحاب رسول بیان نہیں کرتے

امام بخاری نے اس کو مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ کی سند سے روایت کیا ہے إس میں معمر بن راشد ہیں جو مدلس ہیں لیکن محدثین کی ایک جماعت ان کی ہمام بن منبه والی روایات قبول کرتی ہے – ہمام بن منبه یمن سے مدینه پہنچے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنه سے ۱۴۰ روایات لیں ان میں اپنی باتیں بھی شامل کر دیں اور ان کا نسخه بقول امام احمد اسی وجه سے معدوم ہوا که لوگ یہ تمیز ہی نہیں کر پائے کیا قول نبی اور کیا ان کا اپنا قول ہے –

ہمام سوڈان گئے وہاں معمر بن راشد ملے اور ان کو روایت سنائیں اس کے بعد حجاز میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی فوج نے ہمام کو پکڑا اور یہ عباسیوں کے خروج تک زندہ تھے سن ۱۳۲ هجري میں فوت ہوئے – الذھبی کے مطابق ممکن ہے سو سال انکی زندگی ہو لیکن اس دوران انہوں نے بہت کم لوگوں کو روایات سنائی ہیں ان سے صرف ان کے بھائی وھب بن منبہ صَاحِبُ القَصَصِ ، ان کے بھتیجے عَقِيْلُ بنُ مُعْقِلٍ اور معمر بن راشد اور ایک یمنی عَلِيٌّ بنُ الحَسَنِ بنِ أَنَسٍ الصَّنْعَانِيُّ روایت کرتے ہیں –

الذھبی سیر الآعلام النبلاء میں کہتے ہیں وَمَا رَأَينَا مَنْ رَوَى الصَّحِيْفَةَ عَنْ هَمَّامٍ إِلاَّ مَعْمَرٌ اور ہم نہیں دیکھتے کہ اس الصَّحِيْفَةَ کو ہمام سے کوئی روایت کرتا ہو سوائے معمر کے- امام احمد کے مطابق معمر نے یہ صحیفہ سوڈان میں سنا- معمر خود کوفی ہیں وہاں سے یمن گئے اور پھر سوڈان – سوڈان علم حدیث کے لئے کوئی مشھور مقام نہ تھا – خود معمر روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سختی سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کوئی ایک روایت کو رد کرتے

ابو یونس کی سند میں مسند احمد میں ہے کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، [قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ] : قَالَ أَبِي: ” لَمْ يَرْفَعْهُ احمد نے کہا ابو ہریرہ نے اس کو مرفوع نہیں کیا

یعنی یہ تمام روایت ابو ہریرہ کا قول ہے حدیث نہیں ہے

کتاب سیر الآعلام النبلاء از الذھبی کے مطابق

وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابو زرعہ کہتے ہیں سلیم بن جبیر ابو یونس نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا

یعنی یہ منقطع سند ہے

اس کی ایک سند

حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سے بھی ہے - یہ صحیح بخاری میں ہے - طاووس بن کیسان کے لئے امام بخاری کے ہم عصر امام الكرابيسي کہتے ہیں اس نے عکرمہ سے روایتوں کو لیا ہے اور ابن عباس سے ارسال کیا ہے- کرابیسی کے نزدیک طاووس بن کیسان کا سماع ابن عباس سے نہیں - اشکال یہ ہے کہ کیا طاؤس کا سماع ابو ہریرہ سے ہے جو ابن عباس سے بھی پہلے معاویہ کی خلافت میں مدینہ میں فوت ہوئے؟

ابو ہریرہ المتوفی ۵۷ کے اس پاس وفات پانے والی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا المتوفی ۵۷ سے بھی اس کا سماع نہیں ہے - بعض مورخین کے مطابق عائشہ اور ابو ہریرہ کی ایک سال وفات ہوئی سن ۵۷ میں، یہاں تک کہ هِشام بْن عُرْوَة کے حوالے سے یہ سن وفات امام بخاری نے تاریخ الکبیر میں بھی لکھا ہے

عَنْ هِشام بْن عُروَة، قَالَ: مات أَبو هُرَيرةَ، وعَائِشَة، رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا، سَنَة سبع وخمسين

تعریف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس از ابن حجر کے مطابق

ثم كان بعد ذلك يرسل عن بن عباس وروى عن عائشة فقال بن معين لا أراه سمع منها وقال أبو داود لا أعلمه سمع منها

یہ ابن عباس سے ارسال کرتے ہیں اور عائشہ سے روایت کرتے ہیں ابن معین کہتے ہیں میں نہیں دیکھتا ان کا عائشہ سے سماع ہوا ہو اور ابو داؤد نے کہا ہم کو ان کے سماع کا علم نہیں ہے

اس بحث سے معلوم ہوا کہ طاؤس کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت سماع کی تحقیق چاہتی ہے جو تحقیق کرنے پر ثابت نہیں ہو پاتا ہے

موسی علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام کی آنکھ پھوڑی والی روایت کی ایک سند عمار بْنِ أَبِي عَمَّارٍ سے بھی ہے

حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، وَيُونُسُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ يُونُسُ: رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

لیکن عمار ایک ضعیف راوی ہے- حماد بن سلمہ مختلط ہے

یہ مسند احمد میں ہے اس میں ہے

كان ملك الموت يأتي الناس عِياناً“

ملک الموت لوگوں کے پاس ظاہری اتے ہیں

لہذا اس متن کو منکر کہا جاتا ہے - شعيب الأرنؤوط کہتے ہیں

رجاله رجال الصحيح، وفي أوله نكارة، وهي قوله: “كان ملك الموت يأتي الناس عِياناً”، وهذه اللفظة تفرد بها عمار بن أبي عمار، وعنه حماد بن سلمة، ولكل منهما بعض المناكير، ثم إن الحديث قد اختُلِفَ في رفعه ووقفه،

اس کے رجال صحیح کے ہیں لیکن اس میں شروع میں نکارت ہے کہ وہ یہ قول ہے کہ ملک الموت ظاہری اتے ہیں اور ان الفاظ میں عمار کا تفرد ہے اور ان سے حماد نے روایت کیا ہے اور اس سب میں یہ منکر میں سے ہے پھر اس میں بھی اختلاف ہے کہ یہ مرفوع ہے یا نہیں

اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ صحت میں فرماتے تھے: ”ہر نبی اپنی موت سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ پھر اسے دنیا اور آخر کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے (کہ آپ دنیا میں دائمی زندگی کو پسند کرتے ہیں یا آخرت کی زندگی)۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہو گئی۔ افاقہ ہوا تو اپنی نظر چھت کی طرف اٹھائی پھر کہا: ”اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ اللاعلیٰ“ ”میں رفیق اعلی اللہ تعالیٰ کی رفاقت چاہتا ہوں“۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں رہنا پسند نہیں کریں گے“۔ وہ کہتی ہیں: میں نے سمجھ لیا کہ صحتمندی کی حالت میں جو حدیث بیان کرتے تھے، یہ حالت اس کی تعبیر ہے۔ (متفق علیہ)۔

جب ہر نبی پر ملک الموت اسی وقت بھیجا جاتا جب اس کو اختیار دے دیا جاتا ہے کہ دنیا کو لے یا آخرت کو تو اس میں موسی علیہ السلام کے ساتھ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجآنے دینا کی زندگی کو پسند کیا ہو؟

کہا گیا کہ موسی نے ملک الموت کو پہچانا نہیں گھر میں دیکھا مارا اس سے پہلے کہ فرشتہ کچھ بول پاتا

الأسماء والصفات از أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ) میں ہے:

وَأَمَرَهُ بِالتَّعَرُّضِ لَهُ عَلَى سَبِيلِ الِامْتِحَانِ فِي صُورَةِ بَشَرٍ، فَلَمَّا رَآهُ مُوسَى اسْتَنْكَرَ شَأْنَهُ، وَاسْتَوْعَرَ مَكَانَهُ، فَاحْتَجَرَ مِنْهُ دَفْعًا عَنْ نَفْسِهِ بِمَا كَانَ مِنْ صَكِّهِ إِيَّاهُ، فَأَتَى ذَلِكَ عَلَى عَيْنِهِ الَّتِي رُكِّبَتْ فِي الصُّورَةِ الْبَشَرِيَّةِ الَّتِي جَاءَهُ فِيهَا دُونَ الصُّورَةِ الْمَلَكِيَّةِ الَّتِي هُوَ مَجْبُولُ الْخِلْقَةِ عَلَيْهَا،

شرح السنہ از بغوی میں ہے

وَأَمَرَهُ بِالتَّعَرُّضِ لَهُ عَلَى سَبِيلِ الامْتِحَانِ فِي صُورَةِ بَشَرٍ، فَلَمَّا رَآهُ مُوسَى اسْتَنْكَرَ شَأْنَهُ، وَاسْتَوْعَرَ مَكَانَهُ، فَاحْتَجَزَ مِنْهُ دَفْعًا عَنْ نَفْسِهِ، بِمَا كَانَ مِنْ صَكِّهِ إِيَّاهُ، فَأَتَى ذَلِكَ عَلَى عَيْنِهِ الَّتِي رُكِّبَتْ فِي الصُّورَةِ الْبَشَرِيَّةِ الَّتِي جَاءَهُ فِيهَا، دُونَ صُورَةِ الْمَلَكِيَّةِ الَّتِي هُوَ مَجْبُولٌ عَلَيْهَا،

راقم کہتا ہے ان تاویلات میں جان نہیں ہے کہ فرشتہ کو اجنبی جان کر موسی علیہ السلام نے مار پیٹ کی کیونکہ کسی روایت میں نہیں کہ یہ واقعہ گھر میں یا خلوت گاہ میں پیش آیا- دوم اجنبی مسافر کی تو عزت کرنا انبیاء کا کام ہے مثلا ابراہیم نے باقاعدہ فرشتوں کی دعوت ہی کر دی جبکہ وہ اجنبی تھے

راقم کہتا ہے مار پیٹ اجنبی سمجھ کر کی گئی یہ تاویل بعید ہے اگر ایسا ہے تو جنگ بدر و احد میں فرشتے مشرکین کے ہاتھوں زخمی ہوتے اور ان کا خون بہتا

قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ: أَنْكَرَ بَعْضُ الْمُبْتَدِعَةِ هَذَا الْحَدِيثَ , وَقَالُوا: إِنْ كَانَ مُوسَى عَرَفَهُ , فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِهِ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَعْرِفْهُ فَكَيْفَ لَمْ يُقْتَصَّ لَهُ مِنْ فَقْءِ عَيْنِهِ؟ , وَالْجَوَابُ: أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ مَلَكَ الْمَوْتِ لِمُوسَى وَهُوَ يُرِيدُ قَبْضَ رُوحِهِ حِينَئِذٍ، وَإِنَّمَا بَعَثَهُ إِلَيْهِ اخْتِبَارًا , وَإِنَّمَا لَطَمَ مُوسَى مَلَكَ الْمَوْتِ لِأَنَّهُ رَأَى آدَمِيًّا دَخَلَ دَارَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ , وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، وَقَدْ أَبَاحَ الشَّارِعُ فَقْءَ عَيْنِ النَّاظِرِ فِي دَارِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ إِذْنٍ

ابن خزیمه کہتے ہیں : بعض بدعتییوں نے اس روایت کا انکار کیا اور کہا اگر موسی جانتے تو ہونے دیتے اور اگر نہیں پہچان سکے تو کیسے آنکھ نکالی؟ اور جواب ہے که اللہ تعالی نے تو اس لئے نہیں فرشتے کو بھیجا تھا که وہ ان کی اس وقت روح قبض کرے بلکه ان کو اختیار بتانے کے لئے بھیجا تھا اور موسی نے ملک الموت کو تھپڑ مارا کیونکه انہوں نے دیکھا که آدمی بلا اجازت گھر میں داخل ہو گیا ہے ان کے اذن کے بغیر اور وہ نہیں جانتے تھے که یه ملک الموت ہے اور شارع نے یه مباح کیا ہے دار مسلم میں بغیر اجازت دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دی جائے

البانی نے الصحیحه میں اسی تاویل کو دہرایا که ملک الموت جب موسی کے گھر میں گھس آئے تو غیور موسی نے جوش میں آ کر طماچے رسید کیے اسی وجه سے آنکھ نکل آئی

فكان مجيء ملك الموت إلى موسى على غير الصورة التي كان يعرفه موسى عليه السلام عليها ، وكان موسى غيوراً ، فرأى في داره رجلاً لم يعرفه ، فشال يده فلطمه ، فأتت لطمته على فقء عينه التي في الصورة التي تصور بها ، لا الصورة

راقم کہتا ہے یه لوگ خود فیصله نہیں کر پائے که کس وجه سے موسی نے آنکھ پھوڑ دی ؟

اول اجنبی کو گھر میں دیکھ کر غیرت کی وجه سے مارا یا ڈاکو سمجھ کر مارا

کیا موسی کی زوجه اس وقت حیات تھیں ؟

دوم موسی کو کہا گیا جان حوالے کرو تو انہوں نے ایک قاتل سمجھ کر مارا

البانی نے دونوں احتمال بیان کر دیے ہیں جو خود ان کی پریشان خیالی کا منہ بولتا ثبوت ہیں

راقم کو اس روایت کے متن میں نہیں ملا کہ یہ گھر میں واقعہ پیش آیا ہو لہذا ابن خزیمہ اور متاخرین کا اس تاویل کو دہرانا ، دور کی کوڑی ہے

البانی اس حدیث کے دفاع میں سوال و جواب کی ایک نشست میں کہتے ہیں

فالجواب في رواية في «مسند الإمام» أحمد بسند صحيح قال: «**كان ملك الموت يأتي الناس علىٰ صورة البشر**».

فإذن؛ ملك الموت لما جاء إلىٰ موسىٰ فقال له: أجب ربك، ما جاءه بالعلامة التي تجعل موسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ينتبه إلىٰ كونه ملكًا مرسلًا من اللَّه، فأي إنسان لو جاءه، شخص فقال له: سلمني روحك... فماذا سيكون موقفه منه؟!

اس حدیث کا جواب مسند احمد میں صحیح سند سے ہے کہ ملک الموت لوگوں کے پاس ایک بشر کی صورت آتے ہیں - پس جب وہ موسی کے پاس آئے انہوں نے موسی سے کہا اپنے رب کو جواب دو ، وہ اس علامت کے ساتھ نہیں آئے تھے جو موسی نے اللہ کے بھیجے گے فرشتے کے لئے رکھی تھی- کسی انسان کے پاس کوئی اس طرح آ جائے اور کہے اپنی روح حوالے کرو تو پھر اس پر کیا موقف ہو گا (یعنی ظاہر ہے لڑائی ہو گی)

البانی مزید کہتے ہیں

فحينما ننظر إلىٰ الحديث بتفسير رواية الإمام أحمد يزول الإشكال ، ويبطل قول من قال : إن هذا الحديث من الإسرائيليات ؛ لأنه حين يقال : إن الرواية الفلانية من الإسرائيليات ، فمعنىٰ ذلك أن هذه الرواية مما كان أهل الكتاب من اليهود والنصارىٰ يتحدثون به عن أسلافهم ، وفيها الحق والباطل ، لذلك قال ﷺ : « **إذا حدثكم أهل لكتاب ، فلا تصدقوهم ولا تكذبوهم** »(١) .

پس جب ہم مسند احمد کی روایت کو تفسیر کے طور پر سامنے رکھتے ہیں تو اس روایت پر اشکال ختم ہو جاتا ہے اور اس کا قول بھی باطل ہو جاتا ہے جو یہ کہے کہ یہ اسرائیلیات میں سے ہے کیونکہ جب وہ یہ کہتا ہے کہ فلاں روایت اسرائیلیات میں سے ہے تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اس روایت کو اہل کتاب یہود و نصرانی اپنے اسلاف کی سند سے بیان کرتے ہیں ، پس اس میں حق بھی ہے اور باطل بھی ہے اس وجہ سے نبی علیہ السلام نے فرمایا جب تم اہل کتاب سے روایت کرو ان کی نہ تو تصدیق کرو نہ تکذیب کرو

راقم کہتا ہے ان الفاظ کے ساتھ مسند احمد میں کوئی روایت نہیں ہے

كان ملك الموت ياتي الناس علي صورة البشر

ملک الموت لوگوں کے پاس ایک بشر کی صورت اتے ہیں

البانی نے مسند احمد کی اسی روایت کو بالمعنی بیان کیا ہے جس کو شعیب نے منکر قرار دیا ہے – الصحیحہ میں البانی نے اس روایت کا ذکر کیا

سلسلة
الأحاديث الصحيحة
وشيء من فقهها وفوائدها

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني
رحمه الله

المجلد السابع
القسم الأول
٣٠٠٠ - ٣٢٢١

ومع أن هذا الكلام يدل عليه تمام القصة كما قدمتُ ، ويؤكده قوله في أول الحديث : «أن ملك الموت كان يأتي الناس عياناً» ، أي : في صورة البشر ، وفَقْءُ عينه وردها إليه مما يقوي ذلك .

اس تمام کلام سے معلوم ہوا کہ کیا قصہ ہوا تھا اور اس حدیث کے شروع کے الفاظ کی تائید ہوتی ہے کہ ملک الموت کان یاتی الناس عیانا (ملک الموت ظاہری صورت انسانوں کے پاس آ جاتے ہیں) یعنی بشر کی صورت میں ....

شعيب الأرنؤوط نے ذکر کیا تھا کہ ملک الموت کا کھلے بندوں انسانوں پر آنا منکر قول ہے جس کو صرف عمار بن أبي عمار نے بیان کیا تھا اور اس کو حماد بن سلمة نے روایت کیا ہے – مسند احمد کی تعلیق میں لکھا ہے

وفي أوله نكارة، وهي قوله: "كان ملك الموت يأتي الناس عِياناً"، وهذه اللفظة تفرد بها عمار بن أبي عمار، وعنه حماد بن سلمة، ولكل منهما بعض المناكير، ثم إن الحديث قد اختُلِفَ في رفعه ووقفه

اس طرح جس روایت سے البانی نے دلیل لے کر آنکھ پھوڑنے والی روایت کی تفسیر کی ہے وہ خود منکر ہے

مصادر اہل کتاب میں یہ روایت موجود ہے

Legends of the Jews BY LOUIS GINZBERG

کے مطابق جب سمائیل فرشتہ کو بھیجا گیا کہ جا کر موسی کو وفات دے تو موسی نے تقریر کی اور مرنے سے انکار کر دیا

Moses: “Dost thou not know that I am the son of Amram, that came circumcised out of my mother’s womb, that at the age of three days not only walked, but even talked with my parents, that took no milk from my mother until she received her pay from Pharaoh’s daughter? When I was three months old, my wisdom was so great that I made prophecies and said, ‘I shall hereafter from God’s right hand receive the Torah.’ At the age of six months I entered Pharaoh’s palace and took off the crown from his head. When I was eighty years old, I brought the ten plagues upon Pharaoh and the Egyptians, slew their guardian angel, and led the sixty myriads of Israel out of Egypt. I then clove the sea into twelve parts, led Israel through the midst of them, and drowned the Egyptians in the same, and it was not thou that took their souls, but I. It was I, too, that turned the bitter water into sweet, that mounted into heaven, and there spoke face to face with God! I hewed out two tables of stone, upon which God at my request wrote the Torah. One hundred and twenty days and as many nights did I dwell in heaven, where I dwelled under the Throne of Glory; like an angel during all this time I ate no bread and drank no water. I conquered the inhabitants of heaven, made known there secrets to mankind, received the Torah from God’s right hand, and at His command wrote six hundred and thirteen commandments, which I then taught to Israel. I furthermore waged war

against the heroes of Sihon and Og, that had been created before the flood and were so tall that the waters of the flood did not even reach their ankles. In battle with them I bade sun and moon to stand still, and with my staff slew the two heroes. Where, perchance, is there in the world a mortal who could do all this? How darest thou, wicked one, presume to wish to seize my pure soul that was given me in holiness and purity by the Lord of holiness and purity? Thou hast no power to sit where I sit, or to stand where I stand. Get thee hence, I will not give thee my soul."

فرشتہ واپس اللہ کے پاس گیا اور خبر دی کہ یہ بندہ مرنا نہیں چاہتا- اللہ نے حکم کیا کہ واپس جاو روح قبض کرو- سمائیل واپس گیا لیکن اس بار

Samael now drew his sword out of its sheath and in a towering fury betook himself to Moses, saying, "Either I shall kill him or he shall kill me." When Moses perceived him he arose in anger, and with his staff in his hand, upon which was engraved the Ineffable Name, set about to drive Samael away. Samael fled in fear, but Moses pursued him, and when he reached him, he struck him with his staff, blinded him with the radiance of his face, and then let him run on, covered with shame and confusion. He was not far from killing him, but a voice resounded from heaven and said, "Let him live, Moses, for the world is in need of him," so Moses had to content himself with Samael's chastisement.

سمائیل نے اپنی تلوار نکالی اور غصے سے موسی کی طرف پڑھا کہتا ہوا یا تو یہ مرے گا یا میں- جب موسی نے اس کو محسوس کیا وہ غصے میں کھڑے ہوئے اور عصا لیا جس پر اسم اعظم کدا ہوا تھا انہوں نے سمائیل کو اپنے نور الوجہہ سے اندھا کر دیا اور فرشتہ بھاگا موسی اس کو قتل ہی کر دیتے کہ اللہ نے پکارا اس کو چھوڑ دو دنیا کو اس کی ضرورت ہے

http://www.answering-islam.org/Books/Legends/v3_7.htm

معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اسرائیلی روایت تھی جو اغلبا کعب الاحبار سے آئی ہو گی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بیان کیا تو لوگ سمجھے یہ حدیث نبوی ہے یا ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ کے کلام میں اضافہ کیا اور باقی راوی جن کا سماع بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں تھا اس کو بیان کرنے لگ گئے

ہم انسان کو اپنے عکس צֶ֫לֶם پر بنائیں گے

صحیح بخاری حدیث نمبر ٦٢٢٧ کتاب: اجازت لینے کے بیان میں حدیث ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ، النَّفَرِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الآنَ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا، کہاہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معمر نے ، ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا، ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی ۔ جب انہیں پیدا کر چکا تو فرمایاکہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں ، سلام کر واور سنو کہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ یہی تمہار ااور تمہاری اولاد کا سلام ہو گا۔ آدم علیہ السلام نے کہا السلام علیکم! فرشتوں نے جواب دیا، السلام علیک ورحمة اللّٰہ ، انہوںنے آدم کے سلام پر " ورحمة اللّٰہ " بڑھا دیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے گا حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا ۔ اس کے بعد سے پھر خلقت کا قد وقامت کم ہوتا گیا۔ اب تک ایسا ہی ہوتا رہا۔

ہمام ایک سابقہ یہودی تھے – یہود میں اللہ کے لئے تجسیم کا عقیدہ ہے کیونکہ موجودہ توریت میں اللہ کو ایک مرد کی صورت بیان کیا گیا ہے جس کے آعضآ بھی ہیں – یہودی تصوف کی ایک قدیم کتاب جو بعثت نبوی سے قبل کی ہے اس کا نام کتاب شر قومہ ہے جس میں اللہ تعالی کے آعضآ کی پمائش بھی بیان کی گئی ہے – موجود توریت میں ہے

Then God said, "Let us make man in our image, after our likeness.

پھر اللہ نے کہا ہم انسان کو اپنے عکس צֶלֶם پر بنائیں گے –اپنی דְּמוּת مشابہت کے مطابق

Genesis 1:26

لفظ דְּמוּת کا ترجمہ مشابہت کے علاوہ یہود کے مطابق شکل اور تناسب بھی ہو سکتا ہے

لفظ צֶלֶם کا ترجمہ عکس کے علاوہ غیر مرئی چیز بھی کیا جاتا ہے

اس کے برعکس قرآن میں ہے

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ (الانفطار:82/8)

جس صورت میں چاہا اس نے تجھے بنایا۔

ابن عباس کی جرح

كتاب السنة از أبو بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (المتوفى: 287هـ) کے مطابق

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ثنا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عن ابن طاووس عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَ رَجُلٌ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَانْتَفَضَ: قال ابن عباس ما بال هؤلاء يجدّون (يحيدون) عند محكمه ويهلكون عند متشابهه.

البانی کے مطابق اغلبا الفاظ یحیدون ہیں اور یجدّون غیر محفوظ ہیں

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یحیدون جھٹک دو (رد کرو) جب کوئی شخص ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرے – ابن عباس نے کہا ان جیسوں کو کیا ہوا ہے کہ محکمات سے ہٹ گئے اور متشابہات سے ہلاک ہوئے

البانی کتاب ظِلال الجنة في تخريج السنة میں کہتے ہیں

يعني استنكارا لما سمع من حديث أبي هريرة, ولم أقف على من نبه على المراد بهذا الحديث, ويغلب على الظن أنه حديث "إن اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ" وهو حديث صحيح, مخرج في "سلسلة الأحاديث الصحيحة" 860.

یعنی انکار کیا جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سنی اور میں نہیں جان سکا کہ کون سی حدیث مراد تھی جس کی خبر دی اور جو گمان غالب ہے وہ یہ کہ یہ حدیث ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور یہ حدیث صحیح ہے اس کی تخریج الصحیحہ ٨٦٠ میں کی ہے

امام مالک کی جرح

کتاب الضعفاء الكبير از امام العقيلي المكي (المتوفى: 322هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْغِمْرِ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ مَالِكًا عَمَّنْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ الَّذِي قَالُوا: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ مَالِكٌ إِنْكَارًا شَدِيدًا، وَنَهَى أَنْ يَتَحَدَّثَ بِهِ أَحَدٌ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَتَحَدَّثُونَ بِهِ؟ فَقَالَ: مَنْ هُمْ، فَقِيلَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ ابْنُ عَجْلَانَ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ، وَلَمْ يَكُنْ عَالِمًا، وَذُكِرَ أَبُو الزِّنَادِ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَزَلْ عَامِلًا لِهَؤُلَاءِ حَتَّى مَاتَ، وَكَانَ صَاحِبَ عُمَّالٍ يَتَّبِعُهُمْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ کہتے ہیں میں نے امام مالک سے حدیث کے متعلق پوچھا کہ کس نے اس کو روایت کیا ہے جس میں ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر خلق کیا ؟ پس امام مالک نے اس حدیث کا شدت سے انکار کیا اور منع کیا کہ کوئی اس کو روایت کرے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ اہل علم میں سے لوگ اس کو روایت کر رہے ہیں – امام مالک نے کہا کون ہیں وہ ؟ میں نے کہا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ اس پر امام مالک نے کہا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ کو ان چیزوں کا اتا پتا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی عالم ہے اور أَبُو الزِّنَاد کا ذکر کیا کہ یہ تو ان کا (حکومت کا) عامل تھا – یہاں تک کہ مرا اور عمال کے لوگ اسکی اتباع کرتے ہیں

فقه مالکیه کی معتمد کتاب المدخل از ابن الحاج (المتوفی: 737هـ) کے مطابق

وَمِنْ الْعُتْبِيَّةِ سُئِلَ مَالِكٌ – رَحِمَهُ اللَّهُ – عَنْ الْحَدِيثِ فِي جِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي اهْتِزَازِ الْعَرْشِ، وَعَنْ حَدِيثِ «إنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ» ، وَعَنْ الْحَدِيثِ فِي السَّاقِ فَقَالَ – رَحِمَهُ اللَّهُ -: لَا يُتَحَدَّثَنَّ بِهِ، وَمَا يَدْعُو الْإِنْسَانَ أَنْ يَتَحَدَّثَ بِهِ

اور الْعُتْبِيَّةِ میں ہے کہ امام مالک سے سوال ہوا حدیث کہ اللہ کا عرش معآذ کے لئے ڈگمگا گیا اور حدیث اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر خلق کیا اور حدیث پنڈلی والی – تو امام مالک رحمہ اللہ نے کہا یہ روایت نہ کرو اور نہ انسان کو اس کو روایت کرنے پر بلاو

کتاب الجامع في العلل ومعرفة الرجال لأحمد بن حنبل کے مطابق

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، بِفَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: كَانَ مَالِكٌ يَقُولُ: لَا يُؤْخَذُ الْعِلْمُ مِنْ أَرْبَعَةٍ، وَيُؤْخَذُ مِمَّنْ سِوَى ذَلِكَ لَا يُؤْخَذُ مِنْ سَفِيهٍ مُعْلِنٍ بِالسَّفَهِ , وَإِنْ كَانَ أَرْوَى النَّاسِ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْ كَذَّابٍ يَكْذِبُ فِي أَحَادِيثِ النَّاسِ، إِذَا جُرِّبَ ذَلِكَ عَلَيْهِ , وَإِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا مِنْ صَاحِبِ هَوًى يَدْعُو النَّاسَ إِلَى هَوَاهُ، وَلَا مِنْ شَيْخٍ لَهُ فَضْلٌ وَعِبَادَةٌ .إِذَا كَانَ لَا يَعْرِفُ مَا يُحَدِّثُ بِهِ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَسَارِيِّ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي مَا هَذَا , وَلَكِنْ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ , يَقُولُ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ بِهَذَا الْبَلَدِ , يَعْنِي الْمَدِينَةَ , مَشْيَخَةً لَهُمْ فَضْلٌ , وَصَلَاحٌ , وَعِبَادَةٌ، يُحَدِّثُونَ، مَا سَمِعْتُ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدِيثًا قَطُّ، فَقِيلَ لَهُ: وَلِمَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ مَا يُحَدِّثُونَ

إِبْرَاهِيمُ أَبُو الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ کہتے ہیں کہ نے بیان کیا کہ امام مالک نے کہا کرتے ان چار سے علم مت لو جو اسراف کرے چاہے لوگ اس سے روایت کریں اور نہ جھوٹے سے روایت لو ... اور خواہش کے پیچھے جانے والے سے روایت مت لو اور بڈھے سے روایت نہ لو جو حدیث کو نہیں جانتا ہو لیکن عبادت والا ہو – ابو منذر نے کہا میں نے مطرف سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا میں اس کو نہیں جانتا لیکن میں نے امام مالک سے سنا میں نے اپنے اس شہر یعنی مدینہ میں بہت سارے اہل فضل،نیکو کاراورعبادت گزار بزرگوں کو پایا جو حدیث بیان کرتے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی سے بھی کبھی کوئی حدیث نہیں لی (نہیں لکھی)،مطرف نے سوال کیا :اے ابو عبداللہ ایسا کیوں؟ تو امام مالک رحمه اللہ نے فرمایا :اس لے کہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا بیان کر رہے ہیں

كتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کے مطابق

وَقَدْ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ لُبَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعتْبِي، عَنْ عِيسَى بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عبد الرحمن بْنِ الْقَاسِمِ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَصِفَ اللَّهَ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ فِي الْقُرْآنِ، وَلَا يُشَبِّهُ يَدَيْهِ بِشَيْءٍ، وَلَا وَجْهَهُ بِشَيْءٍ، وَلَكِنْ يَقُولُ: لَهُ يَدَانِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي الْقُرْآنِ، وَلَهُ وَجْهٌ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ، يَقِفُ عِنْدَمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ فِي الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا مِثْلَ لَهُ وَلَا شَبِيهَ وَلَكِنْ هُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ، وَيَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ كَمَا وَصَفَهَا: وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِكَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ قَالَ: وَكَانَ مَالِكٌ يُعَظِّمُ أَنْ يُحَدِّثَ أَحَدٌ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي فِيهَا: أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَضَعَّفَهَا.

عبد الرحمن بن القاسم رحمه اللہ (191 ھ) فرماتے ہیں کہ "کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ نے جو صفات قرآن میں بیان کئے ہیں ان کے علاوہ کسی صفت سے اللہ کو متصف کرے،اللہ کے

ہاتھ سے کسی کے ہاتھ کی مشابہت نہیں ہے،اور نا ہی اللہ کا چہرہ کسی سے مشابہت رکھتا ہے ،بلکہ کہا ہے :اس کے ہاتھ جیسا اس نے قرآن میں وصف کیا ہے اور اس کا چہرہ جیسا اس نے اپنے آپ کو وصف کیا ہے — کیونکہ اللہ کا ہاتھ اور اللہ کا چہرہ ویسے ہی ہے جیسا کہ اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے،نہ تو کوئی اللہ کا مثل ہے اور نہ ہی کوئی اللہ کی شبیہ ہے بلکہ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے جیسا کہ اس نے بیان کیا ہے اور اللہ کے ہاتھ کھلے ہیں جیسا کہ اس نے کتاب اللہ میں بیان کیا ہے .... اور امام مالک اس کو بہت بڑی بات جانتے تھے کہ جب کوئی وہ حدیثیں بیان کرتا جن میں ہے کہ أَنَّ اَللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر خلق کیا اور اس کی تضعیف کرتے

الغرض امام بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کر کے غلطی کی ہے یہ استاذ المحدثین امام مالک کے نزدیک سخت مجروح ہے - امام بخاری نے اس حدیث کو درج کیا تو اس روایت کا دفاع جاری ہوا – چوتھی صدی میں

دارقطنی کے مطابق محمد بن عجلان کے علاوہ الْمُغِيْرَةُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ عَبْدِ اللهِ القُرَشِيُّ نے بھی اس کو ابی الزناد سے روایت کیا ہے

حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا»

سیر الآعلام البنلاء از الذھبی کے مطابق المُغِيْرَةُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ عَبْدِ اللهِ القُرَشِيُّ کے لئے امام یحیی بن معین کہتے : لَيْسَ حَدِيْثُهُ بِشَيْءٍ اس کی حدیث کوئی چیز نہیں ہے- ابن حبان کتاب مشاهير علماء الأمصار وأعلام فقهاء الأقطار میں کہتے ہیں وكان يهم في الشئ بعد الشئ اس کو چیز چیز پر وہم ہوتا ہے

امام مالک کی بات کا رد کرتے ہوئے آٹھویں صدی میں کتاب سیر أعلام النبلاء میں الذھبي (المتوفى : **748**هـ) کہتے ہیں

:قُلْتُ: الخَبَرُ لَمْ يَنفَرِدْ بِهِ ابْنُ عَجْلاَنَ، بَلْ وَلاَ أَبُو الزِّنَادِ، فَقَدْ رَوَاهُ

.شُعَيْبُ بنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

.وَرَوَاهُ: قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ المَرَاغِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

.وَرَوَاهُ: ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ، وَأَبِي يُوْنُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

.وَرَوَاهُ: مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

.وَصحَّ أَيْضاً مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

میں (الذھبی) کہتا ہوں : اس خبر میں ابن عجلان منفرد نہیں ہے اور نہ ابو الزناد منفرد ہے اس کو روایت کیا ہے

شُعَيْبُ بنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. نے

. اور روایت کیا ہے قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَرَاغِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سے

.اور روایت کیا ہے ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ، وَأَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور روایت کیا ہے مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. سے

راقم کہتا ہے قتادہ مدلس نے یہ روایت عن سے روایت کی ہے امام مسلم نے قتادہ کے عنعنہ کے ساتھ روایت کیا ہے – الذہبی کی پیش کردہ دوسری سند میں ابْنُ لَهِيعَةَ سخت ضعیف ہے – شُعَيْبُ بنُ أَبِي حَمْزَةَ کی روایت مسند الشامیین از طبرانی کی ہے لیکن یہ بھی ضعیف ہے

حَدَّثَنَا أَبُو مَيْمُونٍ أَيُّوبُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الصُّورِيُّ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَذَّاءُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعًا

اس کی سند میں محمد بن حمير الحمصي ہے جو محدثین مثلا ابن ابی حاتم کے مطابق نا قابل احتجاج ہے اور الفسوی اس کو قوی نہیں کہتے ہیں اس راوی کو الذہبی نے خود دیوان الضعفاء میں ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے

کتاب السنہ از ابن ابی عاصم کی روایت ہے

ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ سُلَيْمُ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ صُورَةَ وَجْهِ الْإِنْسَانِ عَلَى صُورَةِ وَجْهِ الرَّحْمَنِ" .

ابو یونس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے وہ چہرہ سے بچے کیونکہ انسان کے چہرے کی صورت الرحمن کے چہرے کی صورت ہے

یہ ہے وہ روایت جو الذہبی نے دلیل میں پیش کی ہے جس کے متن میں نکارت ہے اور سند میں ابن لَهِيعَةَ ہے جس پر خراب حافظہ آختلاط اور ضعف کا حکم ہے

بغوی نے شرح السنہ میں بحث کی ہے کہ ضمیر کس کی طرف ہے

قَالَ أَبُو سُلَيْمَان الْخطابِيّ فِي قَوْله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خلق اللَّه آدم عَلَى صورته»، الْهَاء مرجعها إِلَى آدم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالْمَعْنى: أَن ذُرِّيَّة آدم خلقُوا أطوارا كَانُوا فِي مبدإ الْخلق نُطْفَة، ثُمَّ علقَة، ثُمَّ مُضْغَة، ثُمَّ صَارُوا صورا أجنة إِلَى أَن تتمّ مُدَّة الْحمل، فيولدون أطفالا، وينشئون صغَارًا إِلَى أَن يكبروا، فَيتم طول أَجْسَادهم، يَقُولُ: إِن آدم لم يكن خلقه عَلَى هَذِهِ الصّفة، وَلَكنه أول مَا تناولته الْخلقَة، وجد خلقا تَاما طوله سِتُّونَ ذِرَاعا.

قد آدم

صحیح بخاری حدیث نمبر ٦٢٢٧ کتاب: اجازت لینے کے بیان میں حدیث ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ، النَّفَرِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الآنَ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا، کہاہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معمر نے ، ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا، ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی ۔ جب انہیں پیدا کر چکا تو فرمایاکہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں ، سلام کرواور سنو کہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ یہی تمہار ااور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے کہا السلام علیکم! فرشتوں نے جواب دیا، السلام علیک ورحمۃ اللّٰہ ، انہوںنے آدم کے سلام پر " ورحمۃ اللّٰہ " بڑھا دیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے گا حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا ۔ اس کے بعد سے پھر خلقت کا قد وقامت کم ہوتا گیا۔ اب تک ایسا ہی ہوتا رہا۔

یہ روایت متفق علیہ ہے – صحیح مسلم میں بھی ہمام کی سند سے ہے- ہمام کے علاوہ بھی بعض نے اس کو روایت کیا ہے [2]

کعبه الله یا بیت الله کو سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے عبادت گاہ یا بطور مسجد – تعمیر کیا – اس کی بنیاد رکھی

کعبہ کی پیمائش ہے: اونچائی **43** فٹ ہے اور لمبائی و چوڑائی ہے

42.2 feet x 36.2 feet

آدم علیہ السلام کا قد اس روایت میں **60** ذِرَاع یا

CUBIT

کیوبت

بتایا گیا ہے –

2

مسند البزار میں ابن عجلان مدلس کی سند سے ہے
حَدَّثنا إبراهيم بن سَعِيد، قَال: حَدَّثنا أَبُو خالد، قَال: حَدَّثنا ابن عَجْلان، عَن سَعِيد، عَن أَبِي هُرَيرة، عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم قال: إن الله خلق آدم صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّم طوله ستون ذراعا

ایک کیوبت کی مقدار ایک بازو جنتی ہے اور اس روایت میں ذِرَاع یعنی کہنی سے لے کر ہاتھیوں کی سب سے بڑی درمیانی انگلی تک کی مقدار کا ذکر ہے - ایک **CUBIT**

اسطرح قریب **18** انچ کا ہے - اس حساب سے آدم علیه السلام کا قد **90** فٹ (**27** میٹر) ہوا- ایک عام آدمی کا قد **5** فٹ اگر لیا جائے تو روایت کے حساب سے آدم کا قد ایک عام آدمی سے **18** گنا بڑا تھا -

مسئله یه ہے که اس قد کے ساتھ آدم علیه السلام کا کعبه میں داخل ہونا ممکن نہیں رہتا کیونکه کعبه کی چوڑائی اس قدر ہے ہی نہیں که اتنے بڑے قد کے آدم علیه السلام اس میں سما سکیں - ایک عام **5** فٹ کا آدمی جب سجده کرتا ہے تو **4** فٹ کے اس پاس کا ہوتا ہے کیونکه جسم سمٹ جاتا ہے -اگر آدم علیه السلام کا قد **60** ذرع تھا تو ان کا سجده **70** فٹ سے اوپر کا ہو گا – کعبه کی حدود سے باہر سجده ہو گا

راقم کہتا ہے یه روایت منکر ہے - بیت اللہ کی تعمیر کا مقصد اللہ تعالی کی عبادت ہے - اگر آدم علیه السلام کو ساٹھ بازو کا مانا جائے تو نه تو آدم کا کعبه میں داخله ممکن ہے، نه ان کا سجده کعبه میں ممکن ہے

ایک عام **5** فٹ آدمی کے کندھوں کے درمیان کا فاصله قریب **15** انچ ہوتا ہے - اس طرح روایت کی بنیاد پر قد کے تناسب سے آدم علیه السلام کا جسم متناسب اسی صورت بنتا ہے اگر ان کے کندھوں کے درمیان قریب ۲۲ فٹ کا فاصله ہو - قرآن میں اللہ تعالی کے قول کا ذکر ہے

فاذا سوية جب میں آدم کو متناسب کر دوں

اس روایت کی بنیاد پر بعض ممالک میں آدم علیہ السلام کی قبر بھی بنا دی گئی ہے جس میں طوالت قد کی بنیاد پر لمبی قبر تو بنا دی لیکن آدم علیہ السلام کے کندھوں کو ایک عام انسان کی طرح مختصر کر دیا

صحیح مسلم کی ایک شاذ روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہتا ہوں کہ

أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ

میں حطیم میں سے پانچ ذُرُعٍ کعبہ میں شامل کروں

پانچ ذُرُعٍ یعنی پانچ

CUBITS

جو ۸ فٹ ہے- اس آٹھ فٹ کو بھی شامل کرنے کے بعد ٦٠ ذرع کے آدم علیہ السلام کا کعبہ میں سجدہ ممکن نہیں ہے

اغلبا اس روایت کا مقصد شاید یہ ثابت کرنا ہے کہ کعبہ شروع سے نہیں بنا بلکہ بعد میں محض کسی دور میں بنا ہے – یہود کے نزدیک سب سے اول تعمیر جو آدم نے کی وہ بیت المقدس ہے –

تلمود بابلی میں ہے

His height? — And I will make you go upright — komemiuth (Lev. xxvi, 13). R. Hiyya taught: That means,

with an erect bearing, fearing no creature. R. Judan said : It indicates a height of one hundred cubits. R. Simeon

said : Two hundred. R. Eleazar b. R. Simeon said : Three hundred. Whence do we know it? From the word

' komemiuth ' : komah implies one hundred cubits, while miuth implies [another] two hundred cubits. 2 R. Abbahu

said: Nine hundred cubits.

آدم کا قد - میں تم کو سیدھا کھڑا کروں گا – قومه .. ربی حیا نے درس دیا اس کا مطلب ہے حالت قومه، جس میں کسی اور مخلوق کا خوف نہ ہو – ربی یہودا نے کہا اس سے معلوم ہوا ۱۰۰ کیوبت قد تھا – ربی شمعون نے کہا ۲۰۰ کیوبت - ربی علییضر نے کہا ۳۰۰ کیوبت ... ربی اباھو نے کہا ۹۰۰ کیوبت

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ بابل یا عراق میں یہودی حلقوں میں آدم کا قد ۱۰۰ سے ۹۰۰ کیوبت تک کہا جاتا تھا جبکہ عرب میں ٦۰ کیوبت بیان کیا جا رہا تھا – دونوں صورتوں میں بیت اللہ کی تعمیر موخر ہو جاتی ہے کیونکہ چھوٹے سائز کا کعبہ، آدم علیه السلام کی عبادت گاہ نہیں رہتی